وصیّت

حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں 1905 میں نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔ اس عظیم الشان نظام کے متعلق آپؑ نے اپنی معروف کتاب **الوصیت** تحریر فرمائی، جس کے چند اقتباسات درجِ ذیل ہیں:

1۔ "چونکہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اُس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اِس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور اُن تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔

2۔ حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدّت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کرلیں گے اور اُن راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں اُن کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مُجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زورآور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

3۔ ۔۔۔دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔۔۔۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

4۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

5۔ ۔۔۔اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ بھر کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہو گا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (سورۃ یٰسین آیت 53)

6۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خرید ا جائے۔۔۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔

7۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔

8۔ پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

9۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اِس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرضِ نفسانی اور بد ظنّی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فِدا کر چکے ہیں۔ جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے

کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

10۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اِس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔"

شرائط وصیت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اِس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

1۔ اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے۔۔۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اِن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض اُنہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔

2۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔۔۔

3۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بِدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

4۔ ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اِس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر نظامِ نَو میں حضرت مسیح موعودؑ کے جاری فرمودہ نظامِ وصیت کو دنیا کے نئے روحانی اور اقتصادی نظام کے طور پر بتفصیل بیان فرمایا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

1۔ "۔۔۔عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چِلّا چِلّا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔ تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں، امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام "الوصیت" میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ "الوصیت" کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔

(نظامِ نو، صفحہ 117)

2۔ غرض نظامِ نو کی بنیاد 1910 میں روس میں نہیں رکھی گئی۔ نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی۔ بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فردِ بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور دین کی حفاظت کرنے والے نظامِ نو کی بنیاد 1905 میں قادیان میں رکھی جا چکی ہے۔ اب دنیا کو کسی نظامِ نو کی ضرورت نہیں ہے۔

(نظامِ نو، صفحہ 124)

3۔ ۔۔۔جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی، جوانوں کی باپ ہو گی، عورتوں کا سہاگ ہو گی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہو گا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہو گا۔

(نظامِ نو، صفحہ 130)

4۔ پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جب کہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔"

(نظامِ نو، صفحہ 132)

نظامِ وصیت کا نظامِ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہنامہ انصار اللہ وصیت نمبر کے نام اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:

"پس خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی راہیں تلاش کریں اس کی ایک راہ اس زمانہ میں نظام وصیت میں شامل ہونا ہے۔ اس کے لئے جلد قدم بڑھائیں۔ پھر اس نظام کا نظام خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے رسالہ ''الوصیت'' میں جن دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؑ کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہو گا یعنی نظام خلافت کا اجراء ہو گا جس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب تک اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں تو جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی بڑھتا رہے گا اور پھر ان قربانی والے متقیوں کے ذریعہ انشاء اللہ خلافت حقہ اسلامیہ بھی ہمیشہ قائم رہے گی کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا وعدہ ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کریں اور اس کے ساتھ کامل وفا اور پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور یاد رکھیں کہ آپ کی ساری ترقیات خلافت سے ہی وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ میں سے ہر ایک خلافت احمدیہ کا فرمانبردار رہے اور نظام وصیت میں شامل ہو کر آپ خود بھی اور آپ کی نسلیں بھی خدا کے فضلوں کی وارث بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہوں۔ کان اللہ معکم۔"

(ماہنامہ انصار اللہ وصیت نمبر کیلئے پیغام محررہ 31 مئی 2005)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"۔۔۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظامِ خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افرادِ جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات

بھی باحسن پوری ہو سکیں۔ اس لئے وصیت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔"   (نظام وصیت، صفحہ 206-205)

100 فیصد جماعتی عہدیداران نظام وصیت میں شامل ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف مواقع پر ہر سطح کے جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ عہدیداران دوسروں کے لئے مثال قائم کرتے ہوئے پہلے خود نظام وصیت کا حصہ بنیں اور پھر دوسروں کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔ حضور فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل، 5 تا 11 مئی 2006)

۔۔۔سب سے پہلے میں یہاں کہوں گا کہ تمام عہدیداران جو ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے، نیشنل عاملہ سے لے کر نچلی سے نچلی سطح تک جو بھی عاملہ ہے اس کے لیول تک۔ ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو، تبھی وہ تلقین کرنے کے قابل بھی ہو گا۔

(الفضل انٹرنیشنل، 31 دسمبر 2004 تا 6 جنوری 2005)

پہلے اپنی مجلس عاملہ سے شروع کریں۔ جب تک عہدیدار خود وصیت نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہیں گے۔"

(الفضل انٹرنیشنل، 11 تا 17 فروری 2005)

ہر جماعت کے کمانے والے افراد میں سے کم از کم 50 فیصد نظام وصیت کا حصہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر جماعت میں موصیان کی تعداد کے حوالے سے کم از کم معیار مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

"میں اپنی اس خواہش کا اظہار پہلے بھی ایک موقع پر کر چکا ہوں کہ۔۔۔ دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔"

زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت کو نظامِ وصیت کا حصہ بنانے کے لئے ابھی مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ اکثر ممالک ابھی ایسے ہیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کمانے والے افرادِ جماعت کے 50 فیصد کو نظامِ وصیت میں شامل کرنے کے ہدف کو حاصل نہیں کر سکے۔

نیشنل شعبہ وصایا کو چاہئے کہ وہ تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے (مثلاً خطباتِ جمعہ، عاملہ و جنرل میٹنگز، دورہ جات وغیرہ) افرادِ جماعت میں اس عظیم الشان نظام کی اہمیت اور اس کے متعلق آگاہی اور شعور پیدا کریں۔

سیکریٹریانِ وصایا کو چاہئے کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ افرادِ جماعت کو نظامِ وصیت کا حصہ بنائیں۔ اسی طرح انہیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہر فردِ جماعت رسالہ الوصیت کا، اور ہر موصی قواعد وصیت کا ضرور مطالعہ کرے۔

ممالک میں مقبرہ موصیان کا قیام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اُنہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر ملک میں مقبرہ موصیان کا قیام ہونا چاہئے۔ بڑے ممالک میں ایک سے زیادہ مقبرہ ہائے موصیان بھی قائم کئے جا سکتے ہیں۔ نیز مقبرہ موصیان میں زیادہ سے زیادہ درخت اور پودے لگا کر اسے خوشنما بنانے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بہشتی مقبرہ قادیان اپنے باغ میں قائم فرمایا تھا۔ رسالہ الوصیت میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا"، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؑ کی بہشتی مقبرہ کی ظاہری خوبصورتی کی طرف بھی خاص توجہ تھی۔